ایچانب

محرم ہے کبھی محرم

بھئی! اب کے محرم بہت ہی بڑا چڑھا رہا۔ کہ جلسوں میں ماتم پٹا روز کی طرح بڑے زور شور سے ہوتی رہی۔ جیسے پینسا ہے بعض بیبی سلیوں نے بھی سینہ زنی تا ابنا کے اور ذکر کیا۔ ایچانب علیہ الرحمۃ کی بھولی آنکھوں کا دہوان بھی۔ مجھے خبر دیا کہ کسبیوں کی کہاں میں ایسی آگ لگی کر دیتے نام فقیری مالی کا۔ محرم الحرام آتے ہی حرام حلال کہا نے پینے سے توبہ تا سد کر چوڑیاں توڑ سوگ رچا بیٹھیں۔ حضرت ابی حسین کو دن تو قم حسین صرف چوڑیاں توڑ کے چھوڑ دیے نیر بیٹھیں۔ جاتا کیونکہ ان کی جگہ سیاہ ریشم کے بچھے ہوئے کی طرح ہیں پہنتی ہیں۔ بالیں چھوڑتی ہیں۔ آن تان چھوڑتی ہیں۔ اچھے چابے دالوں کو دیں سلطان چھوڑتیں۔ رنگت کو جا ریاں کا بان چھوڑتیں۔ تو سوگ جاتے۔ بعض حضرت امام کی فقیر بنا ان اس کی بھی گئی نہیں کرتیں۔ جوان میں ان کا سبز سیاہ جامہ احرامی ہی کالے گوروں کی نیلی اعلی الحسین بیچے اور ننظ پھیرے کا برق آ کر بن جاتا ہے۔ کسی کی خانگی سالی سلونی کلی جان ہی کو دیکھ لو۔ محرم کی پہلی ہی سے سبز دھ دیشہ میں بھری بیٹھی ہیں کہ الگ ہی نیا سادگی کا جوبن دکھاتی پھرتی ہیں۔ کی وجہ سستی سے دنیا داری کے کام کو طرح دے۔ اپنی چھیتی ن کا بیٹے سردن سے سوز خوانی کی دھن میں نوحہ الاپ رہی ہیں۔ اور یہ کہ اس نوحہ خوانی میں۔ دیدہ نعل کو ہی دل دیے سرہانے بڑے داد بھی بلانے کو اپنے ساتھ رکھ لیتی ہیں۔ اگر کسی تعزیہ دار کی اجابت والبیل کا سامنا ہو۔ تو ان کے دونوں میں حنہ دیدوں کی بینی نکلتی نے اکسیری دو چنے کی مصداق ہوں گی اور یہ کہتے لاکھ رہے کی بات ہے کہ کسی سے اوچھی خبر ہی منہ ہیں۔ انکار تو زبان سے کسی ہی نہیں کرتا اور یہ کہ بیٹے رحمت الفقی سوز خوانی کرنے سے بیکار دیکھ کر ان کی آنکھوں سے آنسو نکلا کے سیل لگوا دیتی ہیں اور کیا سلام دو طرف ذکر اپنی آنکھوں سے جھڑی برساتی ہیں۔ ان کی

آنکھوں سے پانی۔ ان کو محرم کا غم۔ ان کو سوتے کا الم۔ یہی سبب ہے کہ بیچ کے دو بارے اس نئے سال کی محرم منانے والی رنڈیوں کو صایم الدہر اور قائم اللیل کا خطاب دیا گیا ہے۔ ... بیچ ہی رنڈیاں ... نوحہ خوانی کے لئے ... ان کی سوز خوانی کے لئے لید ہی بڑھ آتی ہیں۔ جبھی تو کہا گیا ہے کہ یہ موقع اور یہ جتنا چڑھتے اُن کی ان کا دودھ۔ فی سبیل الحسین بنا دیتے کے لئے مرنے کو مرے جیتی کے آدمیوں سے حق ماننے ... ان ادھر اُدھر کر جلد دی سے پانی میں بہانا ان ہی کا کام ہے۔ اور ان کو منگ نذر بنانے میں ان کا نام ہ

ایچانب نے غلہ کی گرانی کو ارزانی کے ہے برلانے کے لئے ذریعہ ہرن کا روزہ رکھ لیا تاکہ غلہ دو گنی کے بہا دیجائے۔ مگر فاقہ مستی سے جاوڑی بازار کے ورے چوستی کو کھٹے والیوں کے پرے سے میں سیاہ لباس پہن کر کالے سیاہی بجھیر تے رہے۔ لیکن جاڑے کے طفیل سے کہیں شہرت سے بچی اور شاہد ہو نے سے شہرت تعزیہ داروں کے تلوا سے بچا تو سیر بازاروں کے جہلا ہی کو تماشہ وہ بے سر و سامان بے حواس۔ بات بچی تو کیونکر۔ بھوکے تو تیرے ہی پیاسے بھی رہے۔ اور تھا بھے حضرت امام کے سوگ اور ان کی ذکر یا انگلی کا ٹے شہیدوں میں) داخل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہمارا بھی حشر ان کے ساتھ کرے۔ لو اوچھی تعزیہ داروں آمین ہ

حضرت ایچانب کے قیامت خیز حشر کی سنا ونی شہر کی خوش باش رنڈیوں کو خوش آیند تو ضرور ہوئی ہوگی۔ کہ آجکل کے وزن میں بڑے دن سے کچھ اولاد آگئی ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کے سوگ کی لپیٹ میں حضرت ذبیح علیہ الرحمۃ کا سوگ بھی سستا سانیر لہو ہی پیشگری ہو جائے گا۔ مگر ان کو یا در ہے کہ ہمارا مرنا ایسا نہیں کہ پھر جنیں ہم حسینوں پر سینکڑوں مرتبہ مر چکے ہیں۔ اور پھر جیتے جاگتے بیٹھے ہیں۔ بمصداق سہ کشتگان خنجر تسلیم را ہ ہ ہ

ہر زمان از غیب جان دیگر است

ایچانب حسینان شہر کے خنجر ابرو کے ذبیح ہیں۔ ابھی تک ایسے حلال نہیں ہوئے کہ گوشت سے نکما ہو رہتا۔ میہو مراتب جلتے جب تجا ہوئے سال کے خوش کر کے کر اپنی زندگی ستار سے بار ہو ہونا۔ ایچانب کسی ایسے تیسے ہی

یاراں ہم قالب

کم ہیر کہتا رہا شب کو ترا سودائی
آئی ول کم نہ کہا تو نے بتِ عیسائی

بڑا دن آیا۔ مژدہ تولید مسیحی سنایا۔ ترپ پر شلنگی بج پڑی۔ [illegible] اڑی گن پر گن۔ بڑا دن ان گن بڑا دن۔ آرگن نے تولید کی گن بجایا۔ [illegible] کھلے۔ سلامی کر نشان جھکے۔ کیری سوٹ شولڈر آرم پر تلوار تھمہ بندوق تواضع۔ ہر ہر کا نعرہ پیارا۔ مسیح سلامت کی دھوم۔ ہر طرف عقیدت مندان کا ہجوم۔ چرخ چہارم میں جشن شمسی قمری کا مجمع۔ ہجوم چرچ کی سجاوٹ شمع دانوں کی کثرت۔ موم بتیوں کی روشنی۔ ممبر پر فادر پادری بنچوں پر نمازیوں کا جمگھٹ۔ بارہ پر ایک بجے۔ رات کو مبارک سلامت کا غل۔ ایک دوسرے سے ہم بغل۔ بنگلے اور کوٹھیاں آراستہ گول کرو پیراستہ۔ پوشاکوں کی الماری کھلی۔ نئے وضع کے ریشمی۔ اونی۔ گونا گوں گاؤن بھلے سے کمر کسے۔ سینہ ابھرا۔ شباب کا عالم۔ جواہر نگار گردن میں صلیب۔ کانوں میں بندے۔ ہاتھوں میں طلائی کڑے۔ سایہ کا گھیر آدھا گوں کو پیرہن تک چھوٹی۔ سیاہ نقاب حسینوں کا مجمع۔ شیک ہینڈ کا شوق۔ میز کرسی ایک سے ایک نازک۔ گلدستوں کی مہک۔ فرنیچر کی بہار۔ برقی روشنی۔ جشن کی بہار۔ سرخ شراب کی چھینٹ۔ [illegible] اور بیروں کا ڈھیر۔ ڈالیوں کی آمد۔ ہر آنکھ منتظر۔ خانساماں۔ باورچی۔ سائیس۔ ترکی۔ خلاصی۔ آیا۔ نرس۔ انعام سے مالا مال۔ فل ڈریس سے ڈریس۔ اپنے اپنے کام پر بیس۔ ڈنر کی تیاری۔ مچھلی کے کباب۔ مرغ کی ٹانگ۔ سبزی کی چھوکڑ۔ آلو کی ترکاری۔ نباتات کے ساتھ کاری۔ انڈہ کا پیل۔ ادرک کا مربہ۔ کیک کا سانچہ۔ بریڈ کے توس مکھن کا پاٹ۔ پنیر۔ بسکٹ۔ شیرین شکر۔ ٹاٹ خر دوش۔ بوسکٹ۔ اخروٹ بڑے دیسی نارنگی۔ انگلیسی صاحب کو کیلا۔ مسکوٹ کا کھانا۔ تنہا بیٹھے دو بجا۔ مس بیوں کا جمگھٹ۔ خوشی کی امنگ۔ کہا کسی سایا پینگ۔ [illegible] کے ڈھنگ۔ کہیں رباب اور کہیں چنگ۔ بیبیوں کی بہار۔ میزوں پر گلدستے لگی تھی قطار۔ لفظوں میں سرشار۔ سردی کا موسم۔ مجبوران سے بغل گرم۔

دوستوں کی بھائی۔ مقصد پھولوں کی زبان پر کہانی۔ مجروحوں کی حسرت۔ پاس میں ہر کسی کا مشکل۔ دل آئی کہ ساماں نہیں۔ کسی سے کے ارمان نہیں۔ ہر دو کا بار۔ سر جھکا ہستی۔ کبھی دن کی بچی۔ شراب کا دم کھلا۔ دم کا پیک اٹھا کے رم گئے۔ چلنے میں ڈولنا۔ ادھر گرے۔ ادھر ڈگمگاے۔ [illegible] کیچڑ میں لت پت۔ تھوڑے ہوش آیا۔ [illegible] بستر پکڑا۔ [illegible] نے سر کی گت بجائی۔ بیٹھے والوں کو [illegible] ادھر سے پر قدم جمائے۔ دو گن [illegible] لے لڑی۔ اچک کھٹ کھٹ کھٹ کر ٹھوکریں کھائیں۔ شرم سے منہ چھپائی۔ آرگن کے پردوں سے فرانس کی دھن بجائی۔ گراموفون نے راگ الاپا۔ گوروں کا سر کھیلا بیلنوں کی گنگری سے [illegible] کا نقشہ اتارا۔ گوہر جان کے موتی بکھرے۔ جوانی کے پردے چار آنے بکے۔ پیسے سے سل بٹے کا بٹا۔ خدا کی رضا کری۔ مگر [illegible] کب جب جال کر شعر سنایا تو صحیح

محبت کرکے اک سفاک سے ہم [illegible] بستر [illegible] رہے بیٹھا [illegible] میں

ابھی مشاعرہ نے بڑی جڑی [illegible] چل کی۔ گراموفون بجائی۔ [illegible] سے بجا کر اپنا راگ۔ بجا کر ناک کا کان۔ کان کو ناک بنایا۔ الٹے پلٹے حرفوں سے عیاں ہے۔ [illegible] کی پرچی کا اشارہ۔ [illegible] کہانی میں پانی کی طغیانی نے سو گئے۔ [illegible] جنگل کی [illegible] سمندر میں ہری بیل نے ڈبوں کی ڈیبی لی۔ [illegible] بے تال کا تال لگایا۔ [illegible] نے [illegible] کیا۔

لارڈ [illegible] نے ہم سے جدائی کی [illegible] سے [illegible]۔ ایران کے امن و امان [illegible] اتفاقی کا شکریہ ادا۔ ایک یاد آیا۔ دوسرا ابھرا۔ روس سے۔ دس [illegible] مجتہدوں نے [illegible] کی ضرورت سے [illegible] [illegible] سے [illegible] کسی نے [illegible] دی۔ [illegible] شاہ جہاں [illegible] پھر خوشی کا [illegible] اٹھے [illegible] [illegible] افسوس [illegible]

خیر جی خیریت سے وہ آئیں اور ضرور آئیں۔ یہ بھی سو تحفہ تو شادی کا تمام کا ہے۔ بقول شخصے کہ ع

دیکھو تو ہم بھی ہیں کیا صبر و قناعت والے

(نوٹ) حضرت اجین کی تاریخ تبدیل ہو چکی۔ (منیجر)

اسی اثنا میں ان پر شکون نے ایران کی راہ لی۔ اتفاقاً ہنگامہ بھی ہوا اور بعد انگریز کے وزیر خارجہ نے امن و امان کی آگاہی دی۔ مسلمانوں نے دوست جرگان پر اچھڑکی بی چھڑی دے کر میٹنگ کے علاوہ وہ لوٹ مار کر کے رفو چکر ہوا۔ مگر یہ ہمیشہ کبھی نہیں۔ برٹش گورنمنٹ ضرور چکر میں کہاں رستگاری کی پائے گا۔

اسے دوست ۱۹۱۰ء کے اور کرتوت سناؤں۔ خلیج فارس سے جب اسلحہ ہتھیاروں کی بندی کی۔ تو فوجی بارکوں سے چوری کا ڈھنگ جما۔ مت دیکھتوں میں سے رنگین چوری جاری ہیں۔ چوروں کے واسطے صندوق دیکھئے کہ بار دیقوں کی بندوقیں سرق کر دیا وہ جادو کا نقد تو رہ گیا۔ تھوڑا اور ہم ہیں کہ ۱۹۱۱ء کی خیر مقدم کا تمہیدی ذخیرہ بھی ختم نہ کر سکے۔ خلیج کی سلطنت عیان ترکی کی سلامتی۔ جمہور کی عادات۔ زمانہ کا فرق۔ ۱۹۱۱ء کی ہماچ کردی۔ ربی حب ان کی کہانی۔ ہماری جانی۔ ان کی سرگزشت ہی نہ پائے۔ ان کی بچی کی ووٹ۔ سنئے کل مجھے کی ہیں۔ ماکن کرتے کل۔ مجھے جہاں سے کل۔ ادھر کل جا اس نے ٹھہائی لی ہے۔ یہ تو مسٹر حبیب خان کی حیثیت سے رنگین ملاقاتی کہاں اور چھوکری ٹھیرا۔ دل تپان۔ سحر البیان کو بیان۔ سحر العشاق۔ کوسی پیر کا تو فرق ہے۔ فردوس کے باغیچہ معطاین پر فردوسی تماشا۔

مانا تجھ کو اے ایڈیٹر کویا

آگیا۔ آگیا۔ آگیا

مسیحیوں کے داوہ۔ سے آبرو بادہ و شائقین کی جان۔ معشوقوں کی آن دل چنگ بیاد۔ لیکر گرانش۔ ڈروت سکا۔ ڈنگ ضرور بالغرض وصول ہو۔ ایسے مسٹر حبیب خان مجھے کیسے آئے کیا خبر آئے مجھے شب بات ہیں۔ اور ایسی خبر سنائے تو ہیں کہ اگر سنئے بھی آپ کے مجلس کا ایمان پر جائیں تو بجا ہو۔ مجھے آگیا۔ آگیا سامان کی آگیا۔

بس کہیں آ کر آگیا۔ باپ رہے نہ سر نہ پیر۔ دہی مرغ کی ایک ٹانگ کیا انگریزوں کا بڑا دن آگیا۔ یا کوئی تمہارے ہاتھ چل۔ شوخ مشرق کمسن آگیا۔ تو بس۔ تو حضرت ایسی تقدیر کہاں کہ کوئی معشوق بنتے چڑھے۔ یہاں معشوق بنتے چڑھنا تو درکنار یہاں تو کبھی چڑیلوں کا بھی دیدار نصیب نہیں ہوتا۔ ایسی تقدیر ہی نہیں لکھا کر لائے ہیں۔ سع

ملا ہوگا کسی کو بادہ فا۔ کوئی مقدر سے

ہوا ہوگا کسی کو وصل ہم تو عمر بھر ترسے

علاوہ ازین اگر انگریزوں کا بڑا دن آگیا۔ تو ہمیں کیا۔ ایجانب کے واسطے تو بڑا دن نہیں۔ بلکہ برا دن آیا تھا۔ کیونکہ بجائے ڈالی کے کسی نے کوئی پچی سی کونپل بھی ماہ دولت کے حوالہ نہ کی۔ تو کیا کسی طوائف کی نوعمر لڑکی کو کسی کی توجہ سے۔ غزل۔ ٹھمری۔ دادرہ۔ بھیرا۔ گانا آگیا۔ یا دلی والوں کی قسمت سے جشن تاج پوشی کا زمانہ آگیا۔ واہ کیا خوب سمجھے ہو۔ مطلب سعدی دیگر است۔ تو کیا ہی بھگوجان پر کسی جنٹل مین کا دل آگیا۔ واہ کیا کہنے ہیں یار دل آنا کیا آجکل کے زمانہ مین ایک معمولی لونڈوں کا کھیل سمجھ رکھا ہے۔ حضرت دل آنا کوئی نانی جی کا گھر نہیں۔ عشق کرنے کو جگر چاہئے۔ اور رنڈی بازی کے واسطے زر چاہئے۔ بے زر عشق ٹیں ٹیں ہوا کرتا ہے۔ اور رنڈی بھی خصوصاً وہ جو بات بات پر نگا مانگے جس کا ریٹ فی زمانہ جو تشیوں۔ نجومیوں۔ رمالوں سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ بھلا آجکل کے ہنگامے میں جب کہ نون تیل آٹے۔ دال سے بھی فرصت نہ ہو۔ تو ان مشاطیوں کے واسطے زر کہاں سے آئے۔ دوسرے ان کا پیٹ خدائی مار۔ اگر آپ کو جوتی کپڑے سمیت نگل جائیں۔ تب بھی ڈکار نہ لیں۔ اس پر بھی آپ کی تو درکنار۔ اپنے باپ کی بھی نہ ہوں۔ ان پر بھلا دل آنا یا ان سے دل لگانا بیٹھے بٹھائے قیامت کو بلانا نہیں تو کیا ہے۔ آہا یار تو بتاتے ہیں سمجھ گئے محرم کی آمد ہے۔ بی دوتی۔ جوتی۔ کالی۔ مرچی کے ہان مجلسیں دیکھنے اور رنگریزے دل جنٹل مینوں کو مفت میں آنکھیں سینکنے کا موقع ہاتھ آگیا۔ ادھوں۔ تو کیا بی پیچن کے ارٹنگے میں کوئی آنکھوں کا اندھا۔ اور گرہ کا نٹھہ کا پورا آگیا۔ اجی جناب کو سون دور ہو۔ بالکل نہیں سمجھے تو یار کیا کسی تماشبین کو شب وصال خیزہ کا خط آگیا۔ یا ملک الموت کے قبضہ میں کوئی عشق کا بیمار آگیا۔ یا مسٹر ایڈیٹر بچو کو مدتوں کا گیا گزرا پیر دوبارہ

بخار آگیا - یا بی کلو جان کے ہاتھ کوئی مرغا تازہ شکار آگیا - یا لب بام گیسو کھول کر کسی کا دلدار آگیا - سبحان اللہ کیا چرب زبانی ہے بیارے مخ اس وقت تو کبت جھپنے والے میراسیوں کو بھی مات کیا - واللہ کمال کیا تو پھر کیا آگیا - مرد خدا کچھ پتہ نشان تو بتاؤ - تم تو جب آتے ہو - کچھ ایسی ہی بتا شی گھر کر لاتے ہو -

کیا کسی کا بعد انتظار بسیار معشوق - دلبر پیارا - آنکھوں کا تارا آگیا یا کسی ظالم کے ہاتھ سے تنگ اور عاجز کوئی مسافر بے چارا آگیا - یا چاوڑی بازار کی کسی چھوٹی سی صورت کو اتنی سی عمر میں آنکھوں سے اشارہ آگیا یا عید گاہ کی کسی چھری پر دل ہمارا آگیا - بھٹے سے منہ لعنت خدا کی - میاں بس اسی پر تے پر کہتے تھے کہ ایجانب ایسے ہیں اور ویسے ہیں اور ڈبل پیسے ہیں - پیچھے دو زانو بیٹھ کر با ادب دست بستہ ڈیڑھ مرتبہ سلام کیجئے - تو بتاتے ہیں - اچھا یار تو بتاؤ - مجھے بتاتے ہیں شب تاب سے ٹھیک ٹھاک ہو کر پیل کا تھے سے سنو رجا بیٹے - کہ سن ۱۹۱۰ء ختم ہوا اور سن ۱۹۱۱ آگیا -

اماں لاحول ولا قوۃ - بس یار اتنی سی بات تھی - اچھا تو لیجے ایجانب رخصت چلیں - چلنا - چلا - مضارع پھر ملیں گے - اچھا جناب نسخے میں ہاتھ - اسے تو یہ تسلیمات ؎

ساحمہ دہی - این ڈی چھیٹ خان دہلوی

ہو گیا! ہو گیا!! ہو گیا!!!

یار مخ ہو گیا - پیارے مخ ہو گیا - بھیا مخ ہو گیا - اجی خیر تو ہے کیا ہو گیا - آج تم ایسے جاڑے پالے میں صبح ہی صبح کہاں بھٹک پڑے - کیا راستہ تو نہیں بھول گئے - اجی وہ لینا - اسے تو یہ مولا نا مخ - تمہیں تو شکوے شکایت ہی کی پڑی رہتی ہے - یہاں تو خود ہی پریشان ہو رہے ہیں - کیونکر ہو گیا - اللہ خوب ہو گیا - حضرت جو ہو گیا سو ہو گیا جانے دو - مگر یہ تو بتاؤ کہ تمہیں آج یہ کیا ہو گیا خفقان ہو گیا اور کیا ہو گیا - اچھے بھائی جان جانے دو - یہ بتاؤ کہ سردی میں ہو گیا کا راگ الاپنے کی کیا وجہ ہے - کس کو کیا ہو گیا خاموش با خاموش ! یہ نہ بتاؤں گا - لیجئے اب ایجانب رخصت ہوتے ہیں - السلام علیک - قربان تمہارے نخرہ کے رخصت کی بھی ایک ہی رہی - خیر تو معلوم شد کہ ہمارا پیارا البرٹ عاشق پاگل ہو گیا - خوب لطف کہیں تمہارے نامہ نگار بھی پاگل ہوتے ہیں - سنو اب خیال شریف کے درمیان کے اندر آیا - شاید کسی مولوی کا کسی اسکول سے ریٹائرمنٹ ہو گیا - جی حضت ایجانب کو اس کی پرواہ ہی کیا ہے - کیوں نہیں بتاتے کیا ہو گیا نہیں استاد یہ نہ پوچھو - تو پھر خود ہی کوشش کرتا ہوں پر سنو - کوئی مہ جبین تم سے خفا ہو گیا - یا تم نے کسی کا وصل ہو گیا - یا دل کسی کے عشق میں مبتلا یا بدنام ہو گیا - یا کسی کی نگاہ و شاد و ر و ... جیب کا جانے کا راز افشا ہو گیا - یا کوئی نو دار د بت کمسن بے حس کا شہرہ ہو گیا نہیں یہ سب کچھ نہیں صرف تمہاری سمجھ کا پھیر ہو گیا - حضت کیا کسی حسین کی شامت آئی تھی جو مجھ سے خفا ہوتا - اگر خفا ہوتا تو بیچ کو قصائی کے کو نخبر پر دو دن تک بند کے کر میاں کی سب نزاکت ہی ٹھیں ہو جاتی - اور اگر کسی کا وصل ہو جاتا - تو خوشی میں تالیاں بجاتے پھرتے - اور عشق میں بدنام ہونا تو نئی بات نہیں جو تم سے اظہار کرتے - یہ رسم تو بابا آدم کے وقت سے رواج پکڑے ہوئے ہے - اور ہر انسان کا ایک خاص شغف ہوا اگر کوئی بت کمسن حسین ہو گا تو شہرہ آپ ہو گا - یا مٹی کی تصویر یا مرگھٹ کے مردہ کو لوگ اچھا کہیں گے - حضت تم عجیب منطقی ہو - کوئی بات ہو تو یہ سند کے زبان سے باہر نکالتے ہی نہیں - او کچھ ڈر سے ہو گیا ہو گیا کا شور مچا رکھا ہے - استاد ہم بھی نہیں بتا سکتا - حضت خود آپ اپنے تئیں فلاں بتاتے تھے پھر کیوں نہیں بتاتے کہ کیا ہو گیا - تو لیجئے پھر ایک مرتبہ کوشش کر کے ٹھیک ٹھیک بتاتا ہوں - سنئے -

کسی در سفارت کے غوما در شیخی کا خاتمہ ہو گیا - یا خالقا ہ کا کوئی جیالا دشمن ہو گیا یا جنگ میں ایسی سی نیشن کا جوش کم ہو گیا یا ہمارے جیالے مہربان مجسٹریٹ کا تبادلہ ہو گیا - یا کسی شاعر نازک خیال - علم افضل کا انتقال ہو گیا - یا کسی کو کہیا - مصیبت زدہ دراز عمر لڑکی کا کسی کمسن لڑکے سے نکاح ہو گیا - یا کسی موٹے تازے خان کا مقامات کے اعزاز سے ناک میں دم ہو گیا - یا کوئی ماسٹر پرانا اسکول چھوڑ کر دو چلا ہو گیا - حضت جانے دو یہ سب ہو گیا - ہمیں ہوگیا - مگر تمہیں پاگل پن ہو گیا - رجا بوان کلان بیٹ پیٹا کر صفر - عید کا ... آ گیا - قلت میں قربانی پر جھگڑا فساد ہو گیا - بنگالی مہاشوں کا اب پہلا جوش و خروش کم ہو گیا - اور ہمارے ملک معظم شہنشاہ ہند و انگلینڈ نے ... ہمارا ارادہ ہو گیا ؎

بقلم - البرٹ عاشق - از مسلم